شوکت نعیم قادری

لفظ 'خرافات'......ایک تحقیق

کسی بھی لفظ کے تاریخی اور تدریجی مطالعے اور تجزیے کو علمِ اشتقاق یا اشتقاقیات (Etymology) کہتے ہیں۔ اشتقاقیات علمِ انسانیات کی ایک شاخ ہے جس میں الفاظ کی اصل اور تاریخ سے بحث کی جاتی ہے (۱) یعنی اس علم کے تحت یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک لفظ، حقیقتاً کون سی زبان سے متعلق ہے اور وقت کی لہروں پر سفر کرتے ہوئے اس میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں اور اس کی موجودہ شکل کیا ہے۔

اس مختصر مضمون میں بھی لفظ ''خرافات'' کے اشتقاق کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ یہ لفظ عربی زبان کے کلمے ''خرافت'' کی جمع ہے اور اسم مؤنث ہے۔ یہ انگریزی لفظ Myth کا ایک اردو ترجمہ ہے۔ جب کہ اس کے دیگر اردو مترادفات میں اسطور، اسطورہ، دیومالا اور داستان وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے کچھ بالکل مختلف معنوی عکوس بھی ہیں جن میں بے ہودہ باتیں، بے ہودہ گفتگو، بکواس، ہنسی کی باتیں، گالی گلوچ، یاوہ گوئی، ہرزہ سرائی، ہزل، لغویت، بے ہودہ گوئی، بے ہودگی، دشنام، واہی تباہی اور واہیات باتیں وغیرہ شامل ہیں۔

اس حوالے سے بہت سے لوگ معترض ہوتے ہیں کہ کیا Myth کا ترجمہ ''خرافات'' بہ معنی یاوہ گوئی اور بکواس ہے؟ اگر ایسا ہے تو یہ امر یقیناً قابلِ مذمت ہے کیونکہ Myth کی اہمیت بہ حیثیت ذریعۂ حصول علم مسلم ہے۔ ان ہی اعتراضات کو پروفیسر عرش صدیقی مرحوم نے اپنی ایک تحریر میں قلم بند بھی کر دیا ہے۔ ان کے یہ اعتراضات ڈاکٹر مہر عبدالحق کی تصنیف ''ہندو ضمیات'' پر ان کے دیباچے میں شامل ہیں۔ اکیس صفحات (یعنی صفحہ نمبر XI تا XXXI) پر مشتمل یہ دیباچہ عرش صدیقی نے ۱۵

اکتوبر ۱۹۸۸ء میں قلم بند کیا تھا۔ جب وہ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان میں رجسٹرار کے عہدے پر فائز تھے۔ یہ اعتراضات بابائے اردو مولوی عبدالحق پر ان کی مرتب کردہ لغت The Srandard English Urdu Dictionary کے حوالے سے ہیں۔

دو لاکھ انگریزی الفاظ اور ان کے اردو مترادفات پر مشتمل یہ لغت چودہ برس کی شبانہ روز محنت کے بعد پہلی بار انجمن ترقی اردو، اورنگ آباد سے ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی۔

ان اعتراضات کا تفصیلی جواب میں اپنے ایک اور مضمون بہ عنوان ''بابائے اردو کی حمایت میں'' دے چکا ہوں مگر موقع کی مناسبت سے ان اعتراضات کو یہاں دوبارہ درج کیا جا رہا ہے تاکہ عرش صدیقی اور ان جیسے دیگر معترضین کے ذہنوں میں ابھرنے والے اعتراضات کی وضاحت ہو سکے۔ عرش صدیقی کے دیباچے سے چند اقتباسات دیکھتے ہیں۔ اس دیباچے کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے:

> ''مولوی عبدالحق نے اپنی ''سٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری'' میں مائیتھالوجی کا ترجمہ ''خرافات'' کیا ہے اور ملتان کے مہر عبدالحق نے اس ''خرافات'' کو علم و شعور کا خزانہ جان کر ہندو مائیتھالوجی کو ہمارے لیے مرتب کیا ہے.......... مجھے جہاں یہ کہنا ہے کہ مہر عبدالحق نے ایک بہت ضروری اور اہم علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے، وہاں یہ بھی عرض کرنا ہے کہ مجھے مولوی عبدالحق کے ترجمے پر شدید اعتراض ہے اگر یہ ترجمہ ایک بار ہوتا تو شاید اعتراض بھی شدید نہ ہوتا لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ انہیں اس ترجمے کی صحت پر کوئی شبہ نہیں تھا۔ اس لیے جہاں بھی لفظ میتھ Myth آیا انہوں نے دوسرے مقبول اور رائج ترجموں کے ساتھ اپنی لغت میں ''خرافات'' کا لفظ ضرور لکھا''۔ (۲)

Scanned by CamScanner

''دوسرے لغت نگاروں نے ''اساطیر'' کو قصے کہانیاں تو کہا ہے اور بجا طور پر کہا ہے لیکن ان میں سے کسی نے انہیں بے ہودہ خرافات اور یاوہ گوئی کا نام نہیں دیا''۔ (۳)

جیسے جیسے ہم مضمون میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے ویسے ویسے ان اعتراضات کی وضاحت بھی ہوتی چلی جائے گی۔

آیئے! اب ہم لفظ ''خرافت'' کے پس منظر میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

الف۔ استینگاس (پی۔ایچ۔ڈی) F. Steingass. (Ph.D) کی لغت A Comprehensive Persian English Dictionary پہلی بار ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئی۔ لفظ ''خرافات'' کے تحت فاضل مؤلف لکھتے ہیں:

> "Name of a man supposed to have an evil spirit and accustomed to tell of strangethings he had seen..........."

۱۹۳۵ء میں منظر عام پر آنے والی ''جامع اللغات'' میں لفظ ''خرافت'' کے معنی دیکھیے:

> ''ایک شخص کا نام جس پر پریوں کا سایہ تھا۔ وہ عجیب عجیب باتیں سنایا کرتا تھا۔ اس لیے اس لفظ کے معنی قصہ، کہانی، جھوٹی بات ہو گئے''۔

> ''خرافہ نام تھا ایک شخص کا جو عرب کا رہنے والا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس پر پریاں عاشق تھیں۔ وہ عالم پرستان کا حال سنایا کرتا تھا۔ لوگ اس کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ وہ جھوٹ میں ضرب المثل ہو گیا''۔
>
> (نوراللغات)

(ا) ''بعض روایات کے مطابق خرافہ بنی غدرہ میں ایک شخص

تھا۔ عرب سمجھتے تھے کہ مدت دراز تک جنہ میں رہ کر وہ واپس آیا
تھا۔ عجیب قصے بیان کرتا کہ اس کی لغو بیانی مشہور ہوگئی تھی۔
قیاس ہے کہ اردو میں خرافات گوئی کا محاورہ اسی سے منسوب
معلوم ہوتا ہے''۔

(اس لغت میں لفظ ''غدرہ'' درج ہے جو کہ غلط ہے۔ اس لفظ کا صحیح املا ''عذرہ'' ہے۔)

(۲) ''بعض کے نزدیک ایک شخص کا نام جس کے بارے میں
کہا جاتا ہے کہ کوئی بدروح اس کے قبضے میں تھی۔ اس کی
عادت تھی کہ عجیب وغریب قصے کہانیاں، ان چیزوں کے
بارے میں سناتا تھا جو اس نے دیکھی تھیں''۔

(اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی، جلد ہشتم)

سیرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ اس میں وہ ''دل بہلانا'' کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:

''کبھی کبھی دل بہلانے کو آپ ﷺ کہانی بھی کہا کرتے
تھے۔ ایک دفعہ اثنائے گفتگو میں خرافہ کا نام آیا، فرمایا خرافہ کو
جانتی ہو کون تھا؟ قبیلہ عذرہ کا ایک آدمی تھا، اس کو جن اٹھا کر
لے گئے، وہاں اس نے جو بڑے بڑے عجائبات دیکھے تھے،
واپس آکر ان کو لوگوں سے بیان کیا تھا، اس بنا پر جب کوئی
عجیب بات آپ لوگ سنتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تو خرافہ کی بات
ہے۔ (ہماری زبان میں اسی کی جمع خرافات مستعمل
ہے)۔ (۴)

مسندِ امام احمد بن حنبل سے ایک حدیث شریف دیکھیے:

عبداللہ حدثنی ابی ثنا ابو النضر ثنا ابو عقیل یعنی

Scanned by CamScanner

الثقفی ثنا مجالدبن سعد عن عامر عن مسروق عن
عائشة قالت حدث رسول اللّٰه ﷺ نسناء ذات ليلة
حديثا فقالت امرأة منهن يا رسول اللّٰه كان
الحديث حديث خرافة فقال اتدرون ماخرافة ان
خرافة كان رجلا من عذرة اسرته الجن فی الجاهلية
فكث فيهن دهر طويلاتم ردوه الى الانس فكان
يحدث الناس بمار ای فهم من الاعاجيب فقال
الناس حديث خرافة قال ابی ابو عقيل هذاثقة
اسعمه عبداللّٰه بن عقيل الشقفی۔ (٥)

ترجمہ:

''عبداللہ نے ہم سے بیان کیا مجھ سے میرے باپ نے بیان
کیا۔ ہم سے بیان کیا ابونضر نے ان سے ابوعقیل یعنی ثقفی نے
ان سے مجالد بن سعد نے ان سے عامر نے ان سے مسروق نے
ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا
کہ نبی پاکؐ نے ایک رات اپنی ازواج مطہرات کے سامنے
ایک قصہ بیان کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہؐ یہ قصہ
تو قصۂ خرافہ کی طرح ہے تو آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ
خرافہ کون تھا؟ خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک مرد تھا۔ اس کو جنوں نے
زمانۂ جاہلیت میں قید کر لیا۔ وہ ان میں بہت عرصہ تک رہا۔ پھر
وہ اس کو انسانوں کی طرف لوٹا گئے۔ پس وہ لوگوں سے حیرت
انگیز واقعات بیان کرتا جو اس نے وہاں دیکھے تھے تو وہ حیران

Scanned by CamScanner

ہو جاتے تو لوگ ہر عجیب وغریب قصہ کو حدیثِ خرافہ کہنے لگے۔ ابوعقیل کے باپ نے کہا یہ ثقہ ہے۔ اس کو عبداللہ بن عقیل ثقفی نے سماعت کیا''۔

(اس اردو ترجمہ کے لیے میں ''تعلیمات اسلام'' کے مدرس اور اپنے رفیق کار عبدالمجید حامد صاحب کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں)۔

محدث کبیر امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کی تصنیف شمائل ترمذی کے باب ۳۸ حدیث ۲۴۲ کو ملاحظہ کیجیے:

باب ۳۸ ماجاء فی کلام رسول اللّٰہ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی السمر

۲٤۲۔ حدثنا الحسن بن صباح البنار ثنا ابو النضر ثنا ابو عقیل الثقفی عبداللّٰہ بن عقیل عن مجالد عن الشعبیی عن مسروق عن عائشة قالت حدث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذات لیلة نساء ہ حدیثا فقالت امرأة منہن کان الحدیث حدیث خرافة فقال اتدرون ما خرافة ان خرافة کان رجلا من عذرة اسر تہ الجن فی الجاہلیة فمکث فیہم دہرا ثم ردوہ الی الانس فکان یحدث الناس بما رای فیہم من الاعاجیب فقال الناس حدیث خرافة:

Scanned by CamScanner

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ کی قصہ گوئی

حسن بن صباح بزار، ابوالنضر، ابوعقیل ثقفی عبداللہ بن عقیل مجالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک مرتبہ حضور اکرمؐ نے اپنے گھر والوں کو ایک قصہ سنایا۔ ایک عورت نے کہا یہ قصہ بالکل خرافہ کے قصوں جیسا ہے، حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا جانتی بھی ہو خرافہ کا اصلی قصہ کیا تھا، خرافہ بنو عذرہ کا ایک شخص تھا جس کو جنات پکڑ کر لے گئے تھے، ایک عرصہ تک انہوں نے اس کو اپنے پاس رکھا، پھر لوگوں میں چھوڑ گئے وہاں کے زمانۂ قیام کے عجائبات وہ لوگوں سے نقل کرتا تھا، تو وہ متحیر ہوتے تھے، اس کے بعد سے لوگ ہر حیرت انگیز قصے کو حدیث خرافہ کہنے لگے''۔ (۶)

اس عربی کلمہ ''خرافہ'' کا لغوی مطلب پروفیسر علی عباس جلال پوری مرحوم نے بیان کیا ہے۔ حوالہ دیکھیے:

''پھول کے نازک میٹھے حصے کو خرافہ کہتے ہیں جسے شہد کی مکھیاں رغبت سے کھاتی ہیں۔ اصطلاح میں کوئی مزے دار کہانی''۔ (۷)

مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو نتائج سامنے آتے ہیں۔ ان کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ لفظ ''خرافات'' عربی زبان کے کلمے ''خرافت یا خرافہ'' کی جمع ہے اور اسم مؤنث ہے۔ یہ انگریزی لفظ Myth کا ایک اردو ترجمہ ہے۔ اس کے دیگر اردو مترادفات میں اسطور، اسطورہ، دیومالا اور داستان شامل ہیں۔ اس لفظ کے بالکل مختلف معنی یاوہ گوئی اور بکواس کے بھی ہیں۔ احادیثِ مبارکہ اور دیگر حوالہ جات سے یہ بات

Scanned by CamScanner

سامنے آتی ہے کہ خرافہ بنو عذرہ کا ایک معروف عرب قصہ گو تھا۔ وہ اپنے زورِ تخیل میں یکتا تھا اور لوگ اس کی کہانیاں رغبت سے سنتے تھے۔ اسی لیے آنحضورؐ نے بھی اس کا ذکر کیا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ جن اسے اٹھا کر لے گئے تھے۔ وہ کافی عرصہ ان کے پاس رہا پھر واپس آ کر وہ لوگوں کو وہاں کی کہانیاں سنا کر متحیر کر دیتا تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ ہمیں لفظ ''خرافہ'' کا لغوی مطلب بھی معلوم ہوا یعنی پھول کا وہ نازک اور میٹھا حصہ جسے شہد کی مکھیاں رغبت سے کھاتی ہیں۔ اب ذرا Myth کی تعریف دیکھیے:

> ''ایسی روایت یا کہانی جس میں دیوتاؤں یا دیگر روحانی ہستیوں، ان کی اپنی اصل، ابتدائی تاریخ اور ان سے منسوب شہ زوروں یا دنیا کی اصل کے بارے میں عقائد شامل ہوں''۔ (۸)

خرافہ محیر العقول اور من گھڑت قصے سنایا کرتا تھا۔ بعد ازاں ویسے ہی من گھڑت اور حیرت انگیز واقعات کو ''حدیثِ خرافہ'' کہا جانے لگا اور اسی لفظِ خرافہ کی جمع ''خرافات'' ہے۔ Myth میں دیوی دیوتاؤں کے حیران کن، من گھڑت اور خرق عادت حالات و واقعات کا ذکر ہوتا۔ اس لیے اگر Myth کا ترجمہ اصطلاحی طور پر ''خرافات'' کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں کیوں کہ علماء نے احادیث مبارکہ کی روشنی ہی میں Myth کے اردو معنی کا تعین کیا ہوگا۔

آخر میں، میں یہی کہوں گا کہ Myth کا اردو ترجمہ ''خرافات'' مجھے تو برا نہیں لگتا (اس کے باوجود بھی کہ خرافات گوئی بہ معنی بے ہودہ باتیں کا محاورہ اردو میں موجود ہے) لیکن اگر کسی کو یہ ترجمہ ناپسند ہو تو وہ دیگر دستیاب اردو تراجم سے بہ آسانی استفادہ کر سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

حوالہ جات

(۱) قومی انگریزی اردو لغت، مدیر ڈاکٹر جمیل جالبی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۹۹ء۔

(۲) ہندوضمیات، ڈاکٹر مہر عبدالحق بیکن بکس، ملتان ۱۹۹۳ء، ص XI۔

(۳) ایضاً، ص XII۔

(۴) سیرت عائشہؓ، علامہ سید سلیمان ندویؒ، اسلامی کتب خانہ، لاہور، سن ندارد، ص ۴۶۔۴۷۔

(۵) مسندِ امام احمد بن حنبل توزیع، دارالباز للنشر والتوزیع عباس احمد الباز مکہ المکرمہ، سن ندارد، ص ۱۵۷۔۱۵۸۔

(۶) جامع ترمذی شریف (مترجم اردو) جلد دوم، محمد سعید اینڈ سنز کراچی، ۱۹۶۷ء، ص ۸۸۵۔

(۷) خردنامۂ جلال پوری، علی عباس جلال پوری، خرد افروز، جہلم ۱۹۹۳ء، ص ۱۳۹۔۱۴۰۔

(۸) قومی انگریزی لغت، مدیر: ڈاکٹر جمیل جالبی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۹۹ء۔

لغات

(۱) اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی، جلد ہشتم۔

(۲) اردو لغت، مرزا مقبول بیگ بدخشانی، اردو سائنس بورڈ، لاہور، جولائی ۱۹۸۸ء۔

Scanned by CamScanner

(۳) جامع اللغات، خواجہ عبدالحمید، جلد اول، اردو سائنس بورڈ، لاہور۔

(۴) علمی اردو لغت (جامع) علمی کتاب خانہ، لاہور۔

(۵) فرہنگ آصفیہ، مولوی سید احمد دہلوی، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۱۹۹۵ء۔

(۶) فیروز اللغات، مولوی فیروز الدین، فیروز سنز، لاہور۔

(۷) قاموس مترادفات، مؤلف وارث سرہندی، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۱۹۸۶ء۔

(۸) قومی انگریزی اردو لغت، مدیر: ڈاکٹر جمیل جالبی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۹ء۔

(۹) نور اللغات، مولوی نور الحسن نیرّ نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء۔

(۱۰) لغات نظامی (اردو) گلوب پبلیشرز، لاہور۔

(11) A comrehensive Persian English Dictionary, F.Steigass, London, 1977.

(12) Longman Contemporary English Dictionary.

Scanned by CamScanner